

BOOK SUMMARY

The 7 Habits of Highly Effective Teens
By Sean Covey

ڈائجسٹ کامیابی
National leader in personal development literature since 2005
مدیر اعلیٰ سید عرفان احمد

7 عادتیں
کامیاب نوجوان

پاکستان میں خریداری کیلئے رابطہ کریں
0311-242-7766
0335-242-7766

کامیابی ڈائجسٹ
مدیر اعلا: سید عرفان احمد

7 عادتیں
کامیاب نوجوان

فہرست

جنوری-فروری 2015ء

قیمت: 150 روپے- مستقل خریداری: 900 روپے

☆مستقل خریداری میں 768 صفحات (یا چھے کتابیں) کی قیمت شامل ہے۔ رجسٹری فری کی جاتی ہے، جو ادارہ برداشت کرتا ہے۔ ڈاک بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ ارسال کی جاتی ہے۔
☆دفتری اوقات: صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے (پیر تا جمعہ)
☆sms نہ کریں؛ جواب نہیں دیا جائے گا!

دفتری اور کاروباری امور کیلئے

دوماہی کامیابی ڈائجسٹ، کراچی، پاکستان

فون 0311-242-77-66 زونگ
0335-242-77-66 یوفون

☆ ترسیل زر کیلئے یو پیسہ اکاؤنٹ 333-2129-5159، یا بینک الحبیب / بینک اسلامی کے آنلائن اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا سکتے ہیں۔ مزید رہنمائی کیلئے بلا تکلف فون کیجیے۔

کتاب سے پہلے

شون کوی
کتاب ''دی سیون ہیبٹس آف ہائلی ایفیکٹو ٹینز'' کا مصنف

کتابیں پڑھنا کسے پسند نہیں؟ تقریباً سب ہی نوجوان کتابیں پڑھتے ہیں، لیکن میں کتابیں پڑھنے کی بجائے اقتباسات پڑھتا تھا پھر بڑے مصنفوں کی کتابوں کے خلاصے۔ ممکن ہے، آپ بھی میری طرح سے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو آپ میری یہ کتاب شیلف میں رکھ دیں اور اسے پڑھنے کا ارادہ ترک کر دیں۔

لیکن ایسا کرنے سے پہلے میری بات سنیں۔ اگر آپ یہ کتاب پڑھنا شروع کریں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اسے آپ دلچسپ پائیں گے، اس لیے کہ میں نے اسے اس انداز سے لکھا ہے کہ آپ اسے پڑھنے پر مجبور ہو جائیں اور ہاتھ سے نہ رکھ سکیں، کیوں کہ میں نے اس میں ساری دنیا کے نوجوانوں کی ایسی دلچسپیاں شامل کر دی ہیں کہ آپ اسے پڑھے بغیر ہاتھ سے نہ رکھ سکیں... اس کے علاوہ بھی اس کتاب میں چند باتیں ہیں۔ چناں چہ اسے پڑھ ہی ڈالیے۔

ٹھیک ہے؟

اب میں اس کتاب کے بارے میں پھر سے کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ اس کتاب کی بنیاد ایک اور کتاب پر ہے جو میرے والد نے لکھی ہے، جس کا نام ہے: **7 Habbits of Highly Effective People**۔ حیرت انگیز طور پر وہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی گئی اور اسے بہت پسند کیا گیا۔ بہ ہر حال، اس کتاب کی کامیابی کیلئے وہ میرے اور میرے بہن بھائیوں کے ممنون ہیں، اس لیے کہ کتاب لکھنے کے دوران انھوں نے ہم پر سارے نفسیاتی تجربے کیے، جس وجہ سے میرے سارے بہن بھائی آج تک نفسیاتی الجھنوں میں مبتلا ہیں۔ (سنجیدہ نہ ہو جایئے گا، یہ میں مذاق میں کہہ رہا ہوں)۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں ان کے تجربات کی زد میں آنے سے بچ گیا اور پوری طرح سے محفوظ رہا۔

اب آپ پوچھیں گے کہ میں نے یہ کتاب لکھی کیوں ہے؟ کیوں کہ نوجوانوں کیلئے زندگی ایک کھیل کے میدان کے سوا کچھ نہیں، جس میں بھول بھلیاں اور پیچیدگیوں کا جنگل بھی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ یہ کتاب آپ کیلئے قطب نما بن جائے اور آپ اس جنگل سے سلامتی سے نکل آئیں۔

میں پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ میں شرمیلا اور کم گو قسم کا لڑکا ہوا کرتا تھا، جو اپنی ذات کے خول میں بند تھا بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ میں کسی بل میں تھا اور دوسروں سے اپنا منہ چھپاتا پھرتا تھا۔ اس زمانے میں کہ جب میں طالب علم تھا، بہت سے نوجوان میری طرح سے جدوجہد کر رہے تھے۔ اب ان کا تذکرہ کیا جائے تو وہ آپ کو مانوس لگیں گے۔

میرے ساتھیوں کے تجربات کچھ اس طرح کے تھے:

پہلا دوست: ''زندگی میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور اس کیلئے وقت بہت کم ہے۔ اسکول جانا ہے، ہوم ورک کرنا ہے، کہیں ملازمت بھی کرنا ہے، دوست احباب کو بھی وقت دینا ہے، پارٹیوں میں بھی جانا ہے۔ اس کے علاوہ گھر والوں کیلئے بھی وقت نکالنا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس بات کو ترجیح دی جائے اور کس بات کو چھوڑا جائے؟''

دوسرا دوست: ''میں خود کو کیسے اچھا لگ سکتا ہوں جب کہ میں کسی سے مناسبت ہی نہیں رکھتا؟ میں جہاں بھی جاتا ہوں، لڑکے مجھ سے کہتے ہیں کہ فلاں تم سے زیادہ اسمارٹ لگتا ہے، تم سے اچھے کپڑے پہنتا ہے یا تم سے زیادہ مقبول ہے۔ پارٹیوں میں لوگ اُس کی طرف ہی دیکھتے ہیں۔''

تیسرا دوست: ''مجھے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کہ میری زندگی بے قابو ہوئی جا رہی ہو!''

چوتھا دوست: ''ایسا لگتا ہے جیسے میرے خاندان والے میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ امی ابو ہر وقت کسی نہ کسی بات پر ٹوکتے رہتے ہیں۔ بہن بھائی ہیں جو ناک میں دم کیے رہتے ہیں۔ سمجھ نہیں آتا کہ کروں تو کیا کروں؟ آخر اِن سب کو کیسے مطمئن کیا جائے؟''

پانچواں دوست: ''میں جانتا ہوں کہ میں زندگی اس طرح سے نہیں گزار رہا ہوں جیسے کہ گزارنا چاہیے۔ لیکن کیا کیا جائے، میں وہی کچھ تو کر رہا ہوں جو میرے دوست کر رہے ہیں۔''

چھٹا دوست: ''گھر کا کھانا کھانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ معلوم نہیں یہ لوگ کیا پکا ڈالتے ہیں؟ مجھے تو ہوٹلوں کا کھانا اچھا لگتا ہے۔ جی یہ چاہتا ہے کہ کھانا باہر ہی کھایا جائے۔''

ساتواں دوست: ''پڑھائی میں دل نہیں لگتا۔ اس سال امتحان میں نمبر بہت کم آئے تھے۔ امی کا کہنا ہے کہ اگر میرا یہی حال رہا تو مجھے کالج میں داخلہ نہیں مل سکے گا۔''

آٹھواں دوست: ''میں موڈی ہوں، مگر نہ جانے کیوں بعض اوقات دل شکستہ ہو جاتا ہوں۔ سمجھ نہیں آتا کہ اس مرض سے کیسے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے؟''

مسئلے مسائل... زندگی میں ہمارے ساتھ یوں پیوست ہیں کہ انھیں زندگی سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ چناں چہ میں بھی کوئی ایسی کوشش نہیں کر رہا ہوں کہ انھیں جیسا کا تیسا قبول کر لیا جائے، بلکہ میں آپ کو چند ایسے رہ نما اصول بتاتا ہوں کہ آپ زندگی کی پیچیدگیوں اور الجھنوں کا مقابلہ کر سکیں۔ وہ کیا ہیں؟ سات ایسی خوبیاں یا میرے والد جنھیں ''عادتیں'' کہتے ہیں، جو روشن دماغ، کامیاب اور حالات پر قابو پانے والے نوجوانوں نے اپنا رکھی ہیں۔ یوں کہہ لیجیے کہ یہ سات عادتیں وہ ہیں جنھیں اپنا کر آپ ایک خوش گوار، پُر امید زندگی گزار سکتے ہیں، جن سے آپ ایک روشن مستقبل پا سکتے ہیں۔

آیئے، دیکھتے ہیں کہ وہ سات خوبیاں یا عادتیں کیا ہیں؟

1
اصول اور نقطۂ نظر

''اپنے آپ کو صاف اور روشن رکھو، کیوں کہ تم وہ کھڑکی ہو جس سے تم پوری دنیا کو دیکھتے ہو۔''
جارج برنارڈ شا

ذیل میں اپنے شعبے کے چند ماہرین کے وہ نقطہ ہائی نظر ہیں جو طویل عرصہ پہلے انھوں نے قائم کیے تھے۔ اس وقت انھیں بہت سراہا گیا تھا اور انھیں دانش مندانہ کہا گیا تھا، لیکن ہوسکتا ہے کہ اب آپ کو یہ احمقانہ لگیں۔

10۔ ہر فرد کیلئے گھر میں کمپیوٹر رکھنا ضروری نہیں۔ (کینتھ اولسن، صدر اور بانی 'ڈیجیٹل ایکویپمنٹ کارپوریشن، 1977ء)

9۔ ہوائی جہاز دلچسپ کھلونے ہیں، لیکن فوج کے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دفاعی لحاظ سے یہ بے کار ہیں۔ (مارشل فرڈیننڈ فوش، فرانس کا جنگ عظیم اول کا کمانڈر، 1911ء)

8۔ آدمی چاہے کتنی ہی سائنسی ترقی کیوں نہ کرلے، وہ چاند پر نہیں پہنچ سکتا۔ (ڈاکٹر لی ڈی فوریسٹ، بابائے ریڈیو اور آڈیون ٹیوب کا موجد، 25 فروری 1967ء)

7۔ پہلے چھے ماہ میں ٹیلی وژن نے فروخت کے اعتبار سے جو ریکارڈ قائم کیا ہے، وہ قائم نہیں رہ سکے گا، اس لیے کہ لوگ جلد اس سے بے زار ہوجائیں گے اور اس کھلونا نما ڈبے کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ (ڈیرل ایف زینک، ٹوئنٹیتھ سینچری فوکس، ہالی ووڈ کا سربراہ، 1946ء)

6۔ ہمیں گٹاروں کی آواز بالکل اچھی نہیں لگتی، جہاں دیکھو موسیقاروں کے گروپ گٹار بجا رہے ہیں۔ (ڈیکا ریکارڈز، 1962ء)

5۔ لوگوں کی اکثریت کیلئے تمباکو نوشی فائدہ مند ہے۔ (ڈاکٹر آین جی میک ڈونلڈ، لوس اینجلس سرجن، 18 نومبر 1969ء)

4۔ سنجیدہ اور واضح گفت گو کیلئے ٹیلی فون میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ (ویسٹرن یونین انٹرنل میمو، 1876ء)

3۔ دنیا کائنات کا مرکز ہے۔ (ارسطو، دوسری صدی عیسوی)

2۔ آج کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ (برطانوی بادشاہ جارج سوم کی تحریر، 4 جولائی 1776ء)

1۔ ہر وہ چیز جو ایجاد ہوسکتی ہے، وہ ایجاد ہو چکی۔ (چارلس ایچ ڈوئل، امریکی کمشنر رائے پیٹنٹ، 1899ء)

اب میں آپ کو چند نوجوانوں کے خیالات پڑھواتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ آپ نے اس سے پہلے بھی پڑھ رکھے ہوں۔ یہ پہلے والے خیالات کی طرح سے مضحکہ خیز معلوم ہوں گے۔

☆ ''میرے خاندان میں کسی نے کالج کی شکل تک نہیں دیکھی۔ میں یہ سوچ کر پاگل ہوا جارہا ہوں کہ اب مجھے وہاں جانا پڑے گا۔''

☆ ''خوش پوشی کیلئے ضروری ہے کہ آپ سفید پوش ہوں۔''

☆ ''جب تک کہ آپ کو زندگی میں اچھے لوگ نہ مل جائیں، آپ ترقی نہیں کر سکتے۔''

☆ ''میں دبلا ہوں؟ آپ مذاق تو نہیں کر رہے؟ میرے خاندان میں تو سب ہی موٹے ہیں۔''

☆ ''کوئی اچھی ملازمت ملنا مشکل ہے؛ کوئی یہاں نوجوانوں کو ملازمت دینا ہی نہیں چاہتا۔''

اب آپ اچھی طرح سے سمجھ گئے ہوں گے کہ ''نقطہ نظر'' کسے کہتے ہیں۔ میں نے نقطہ ہائے نظر (خیالات) کی جو دو فہرستیں اوپر دی ہیں ان میں کوئی نقطہ نظر مشترک ہے؟ پہلی بات تو یہ کہ لوگوں نے چیزوں کے بارے میں عمومی رائے قائم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ رائے مکمل اور درست نہیں، جب کہ رائے دینے والا سمجھ رہا ہے کہ وہ بالکل درست ہے۔

نقطہ نظر (Paradigm) وہ چیز ہے کہ اُس کی مدد سے آپ اپنے تناظر میں کچھ دیکھتے ہیں، اپنی رائے قائم کرتے ہیں، حوالہ دینے کیلئے ایک خاکہ بناتے ہیں یا پھر اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان میں سے بعض نقطہ نظر ایسے ہیں جو ناقابلِ فہم ہیں۔ بھئی، اگر کوئی لڑکا کالج جا رہا ہے تو اس کیلئے کیا پریشانی کھڑی ہوگئی ہے؟ لیکن آپ ارسطو کو کیا کہیں گے جس نے زمین کے بارے میں یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ وہ کائنات کا مرکز ہے؟

عادتیں تو عینک کے شیشوں کی طرح سے ہوتی ہیں۔ جب آپ کے پاس اپنے بارے میں یا پھر زندگی کے بارے میں کوئی نامکمل نقطہ نظر ہوتا ہے تو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ آپ غلط نمبروں کے شیشوں والی عینک لگا لیں، کیوں کہ عینک میں شیشے ہی تو آپ کی نظر کو درست رکھتے ہیں۔ جب آپ کی نظر ہی درست نہیں ہوگی تو کس چیز کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے؟ آپ اس کی ساخت اور اس کی جسامت کے بارے میں کوئی اندازہ ہی نہیں قائم کر پائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ وہی کچھ حاصل کرتے ہیں جو کہ آپ اپنے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ اگر آپ مسلسل یہ سوچنا شروع کر دیں کہ آپ بہرے ہیں اور آپ کو سنائی نہیں دیتا (جب کہ آپ کی سماعت خراب نہ ہو) تو آپ اس کے حق میں دن رات ثبوت حاصل کرنے کے چکر میں رہیں گے۔ پھر ایک روز یہ نقطہ نظر پختہ ہو جائے گا کہ آپ بہرے ہیں اور آپ کو سنائی نہیں دیتا۔ اب اس کے برعکس آپ اپنے بارے میں یہ سوچتے ہیں کہ آپ بہت اسمارٹ اور بہت چاق و چوبند ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ زندگی کا ہر کام آپ کتنی خوش دلی سے کریں گے۔

2

اپنے آپ پر فتح

''ہمیشہ خود کو سامنے لاؤ، نہ کہ کسی دوسرے کی چاہت کے مطابق ڈھل جاؤ۔''
جوڈی گارلینڈ

جب آپ دنیا کو فتح کرنے چلیں تو یہ یاد رکھیے کہ سب سے پہلے آپ کو خود سے لڑنا ہوگا۔ اپنے اندر جو ایک اڑیل ٹٹو بیٹھا ہے، اسے شکست دینا ہے، اس لیے کہ تبدیلی باہر سے نہیں، اندر سے آتی ہے۔ میں نے یہ سبق کیسے سیکھا ہے، میں یہ کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ حقیقی المیہ یہ ہے کہ آدمی اپنی منزلِ مقصود حاصل کرنے میں اپنی ساری توانائی صرف نہیں کرتا، ساری جدوجہد نہیں کرتا۔

میں نے جب اپنی زندگی کا ایک ہدف مقرر کرلیا تو پھر کچھ نہیں سوچا اور اپنی ساری توانائی صرف کردی۔ میں تذبذب میں گرفتار نہیں ہوا، ورنہ دھوبی کا کتا بن جاتا، جو گھر کا ہوتا ہے، نہ گھاٹ کا۔ کام شروع کرنے سے پہلے میں نے تو یہ سوچا تھا کہ ''بس مجھے تو یہ کام کرنا ہے!''

جو کچھ میں نے کہا تھا، اسے کسی نے نہیں سنا۔ دراصل وہ میرے دماغ اور میرے درمیان کئی ہفتوں کی ایک جنگ تھی جس میں، میں نے فتح پالی۔

پھر جب میں نے ایک بار مصمم ارادہ کرلیا تو اس کے بعد ساری چیزیں تبدیل ہوگئیں۔ میں رسک لینے لگا اور میرے کھیل میں نکھار پیدا ہوگیا۔ میرے ساتھی مجھے سراہنے لگے، میری تعریفیں کرنے لگے، جس سے مجھے احساس ہوا کہ میں اچھا کھیل رہا ہوں۔ میری کارکردگی بڑھ رہی ہے۔ میرا دل سرشار ہوگیا۔ بڑا کھلاڑی بننے کیلئے میری امنگوں میں اضافہ ہوگیا۔ کوچ میری طرف توجہ دینے لگے۔

جس دن فائنل کھیلا جانے والا تھا، اس روز میری حالت اچھی نہیں تھی۔ میرا منہ خشک ہوا جارہا تھا اور دل کی رفتار معمول سے زیادہ تیز تھی، مگر جب میں نے ایک گول کردیا تو میری ساری چیزیں معمول پر آگئیں اور پھر سب کچھ نہایت آسان لگنے لگا۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ میں نے اپنی ٹیم کو کامیابی سے ہمکنار کرادیا۔ وہ میچ ہم زیادہ فرق سے جیت گئے۔

تقریباً سارا دن لوگ مجھے شاباش دیتے رہے اور تعریف کرتے رہے۔ مجھے یہ سب کچھ بہت اچھا لگا۔ بہ ہرحال، وہ اس بات کو نہیں سمجھتے تھے کہ میں نے یہ کامیابی کیسے حاصل کی ہے؟ اس کے پیچھے کیا کہانی

3

پہلی عادت: پیش عملی رہیے

''لوگ اتنے ہی خوش رہتے ہیں، جتنا کہ وہ خوش رہنا چاہتے ہیں۔''

ابراہام لنکن

یقین جانئے کہ اس وقت زندگی بہت دوبھر معلوم ہونے لگی جب میرے ڈیڈی نے مجھے ہر چیز کا ذمے دار ٹھیرانا شروع کر دیا۔ میں جب بھی ان سے کچھ کہتا، مثال کے طور پر: ''میرا ایک دوست مجھے پاگل کیے دے رہا ہے۔'' جواب میں ڈیڈی یہ کہتے: شوَن! تمھیں کوئی پاگل نہیں بنا سکتا تاوقتیکہ تم خود انھیں پاگل بنانے کی اجازت نہ دو۔ حقیقت یہ ہے کہ پاگل تم بننا چاہتے ہو۔''

کسی اور وقت جب میں یہ کہتا، ''میری بایولوجی کی ٹیچر عجیب طریقے سے پڑھاتی ہیں۔ میں ان سے بایولوجی نہیں پڑھ سکتا۔ وہ پڑھاتی کم اور غراتی زیادہ ہیں۔'' تو ڈیڈی فوراً کہتے، ''تم اپنی ٹیچر سے بات کیوں نہیں کرتے؟ ان کے پاس جاؤ اور بتاؤ کہ ان سے تمھیں کیا شکایت ہے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ نہ مانیں تو بایولوجی کسی ٹیوٹر سے پڑھ لو۔ تم نے بایولوجی نہیں پڑھی یا تم اس میں کمزور رہ گئے شون، تو اس میں ٹیچر کا نہیں، تمھارا قصور ہوگا۔''

وہ مجھے کسی طرح سے بھاگنے ہی نہیں دیتے تھے۔ کوئی ایسی بات کہتے تھے جس سے میں اچھل پڑوں اور متحرک ہو جاؤں۔ اپنی کوتاہی کیلئے کسی اور کو موردِالزام نہ ٹھیراؤں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میری ممی مجھے اس بات کی اجازت دیتی تھیں کہ میں یہ کہوں کہ اگر میں زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا ہوں تو اس میں دوسروں کا قصور ہے۔ یقین جانئے کہ اگر وہ اس کی اجازت نہ دیتیں تو میں نفسیاتی مریض ہو جاتا۔

میں بعض اوقات چیخنے لگتا: ''آپ غلط کہہ رہے ہیں ڈیڈی۔ میں پاگل نہیں بننا چاہتا ہوں۔ اس میں میری مرضی کا دخل نہیں ہے۔ میرا دوست مجھے پاگل کیے دے رہا ہے۔ آپ مجھے ہی نصیحت کیے جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کیلئے مجھے تنہا چھوڑ دیجیے۔''

آپ سمجھ گئے ناں؟ میرے ڈیڈی کا یہ کہنا کہ میں ہر چیز کا ذمے دار ہوں، ایسی گولی تھی جو میرے حلق سے کبھی نہ اتر سکی۔ مگر اب جب کہ میں نے شعور حاصل کر لیا ہے، میں نے محسوس کر لیا ہے کہ اس میں کیا دانائی پوشیدہ تھی، کیا رمز پوشیدہ تھا۔ وہ یہ بتانا چاہتے تھے کہ دنیا میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں: ایک وہ

4

دوسری عادت: اختتام سے ابتدا

''لوگوں میں مقبول ہونے کے چکر میں، کہیں اہم چیزیں ہماری نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہیں۔''
کہاوت

کامیاب نوجوانوں کی دوسری عادت ہے: ''اختتام کو ذہن میں رکھ کر ابتدا کرو!'' اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی زندگی میں کہاں جانا چاہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی اقدار اور اہداف کے بارے میں فیصلہ کریں۔ پہلی عادت یہ کہتی ہے کہ آپ اپنی زندگی کے ڈرائیور ہیں، مسافر نہیں ہیں... دوسری عادت یہ کہتی ہے کہ چونکہ آپ ڈرائیور ہیں، اس لیے آپ کو یہ طے کرنا ہے کہ آپ کو کہاں جانا ہے اور اس کیلئے وہاں تک پہنچنے کا نقشہ تیار کرو۔

ہوسکتا ہے، آپ سوچ رہے ہوں، ''شون، ذرا ایک منٹ ٹھہرو! میرے ذہن میں کوئی اختتام (منزل) نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ مجھے آگے چل کر کیا بننا ہے۔'' جب میں یہ کہتا ہوں کہ ''اختتام کو ذہن میں رکھ کر ابتدا کرو'' تو میں آپ کے مستقبل کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل (مثلاً کیریئر کا انتخاب، شریک حیات کا تعین) کی بات نہیں کر رہا۔ میں تو بس اتنی سی بات کر رہا ہوں کہ آج سے آگے کا سوچتے ہوئے اور یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ آپ اپنی زندگی میں کیا کرنا چاہتے ہیں، جو بھی قدم آگے اٹھائیں، سوچ سمجھ کر درست سمت میں اٹھایئے۔

آپ اگرچہ اس عادت کو محسوس نہیں کرتے، لیکن ہر دم اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ جب مکان تعمیر کرتے ہیں تو اس کی تعمیر سے پہلے نقشہ (اور نیا پرنٹ) تیار کرتے ہیں۔ کیک تیار کرنے سے پہلے اس کی تیاری کی ترکیب (Recipe) پڑھتے ہیں۔ مضمون لکھنے سے پہلے اس کا خاکہ اور بنیادی نکات لکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح زندگی کے دیگر معاملات میں بھی کرتے ہیں۔

چلیئے، اپنے تصور کے اوزار کو استعمال کرتے ہوئے اس عادت کا تجربہ کرتے ہیں۔ کوئی ایسی جگہ تلاش کیجیے جہاں آپ تنہا ہوں اور کوئی مداخلت نہ ہو۔ اب اپنے فن کو ہر شے، ہر خیال سے پاک کرلیجیے۔ بالکل پریشان نہ ہوں... نہ اپنے اسکول کی، نہ اپنے دوستوں کی، نہ اپنے خاندان کی... یعنی کسی بھی قسم کی پریشانی کو قریب نہ بھٹکنے دیجیے۔ بس اپنے آپ پر توجہ دیجیے۔ گہری سانس لیجیے۔ اپنا ذہن کھلا رکھیے۔

اب اپنے ذہن کی آنکھ سے تصور کیجیے کہ کوئی آپ کی طرف بڑھے چلا آ رہا ہے۔ پہلے تو آپ اس کو پہچان نہیں پاتے، لیکن جیسے جیسے وہ آپ کی طرف آتا ہے، آپ اسے پہچان جاتے ہیں۔ یہ تو آپ خود ہیں، لیکن جیسے آج ہیں، ویسے نہیں بلکہ جیسا کہ آپ آج سے ایک سال بعد خود کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

اب ذرا گہرائی سے سوچیے:

- گزشتہ سال آپ نے اپنی زندگی کے ساتھ کیا کیا؟ (آج سے اگلے برس کے درمیان کا وقفہ)
- آپ اپنے اندر کیسا محسوس کرتے ہیں؟
- آپ کیسے دکھائی دیتے ہیں؟
- آپ میں کون کون سی خوبیاں ہیں؟ (یاد رکھیے، یہ وہ خوبیاں ہیں جو آپ اپنے اندر اگلے ایک سال میں اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں)

اب آپ دوبارہ حقیقت میں واپس آ سکتے ہیں۔ اس تجربے سے آپ نے محسوس کیا کہ کیا شے آپ کیلئے ضروری ہے اور اگلے سال تک آپ کو کیا کچھ مکمل کرنا ہے۔ یہ عمل ''اختتام کو ذہن میں رکھ کر ابتدا کرو'' ہے۔ اور اس عمل کا کچھ نقصان نہیں، فائدہ ہی فائدہ ہے۔

دراصل آج سے آ... عمل ... دلچسپ ہے اور جیسا کہ ہائی اسکول کے اسٹوڈنٹ نے اقرار کیا، یہ عمل اپنی زندگی ... کرتا ہے:

''میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی چیز کی منصوبہ بندی نہیں کی، جو چیز ...سامنے آتی، میں اسے کر لیتا۔ یہ خیال کہ آدمی کو اختتام اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے، کبھی بھی ذہن میں نہیں آیا۔ لیکن یہ سیکھنا میرے لیے بڑا فائدہ مند ہوا، کیوں کہ میں یک دم ابھی سے آگے کی سوچنے کے قابل ہو گیا۔ چنانچہ اب میں نہ صرف اپنی تعلیم کی منصوبہ بندی کر رہا ہوں بلکہ یہ بھی سوچتا ہوں کہ مجھے کیسے اپنے بچوں کو پروان چڑھانا ہے، مجھے کیسے اپنے خاندان کی تربیت کرنی چاہیے، اور میری گھریلو زندگی کس طرز کی ہونی چاہیے۔ میں اپنی زندگی کا چارج سنبھال رہا ہوں۔ میں اب ہوا کے رُخ پر نہیں اڑوں گا۔''

درست مقصد کیوں ضروری ہے؟

ذہن میں اختتام کا واضح ہونا کیوں اہم ہے؟ میں آپ کو اس کے دو اسباب بتاتا ہوں: پہلا تو یہ کہ آپ اپنی زندگی کے ایک نازک چوراہے پر ہیں۔ اور اس وقت آپ جو راستہ منتخب کریں گے، وہ آپ کی تمام زندگی پر اثر انداز ہوگا۔ دوسرا یہ کہ اگر آپ اپنے مستقبل کا فیصلہ نہیں کرتے تو کوئی دوسرا آپ کے مستقبل کا فیصلہ کرے گا۔

زندگی کا چوراہا

چلیے، اب ہم پہلے اہم سبب کی طرف آتے ہیں۔ آپ اس وقت نوجوان ہیں۔ آپ اس وقت آزاد